



عبد اللہ بن عفیف ازدی

حضرت علی اور امام حسینؑ کے اصحاب میں سے مانے جاتے ہیں۔ آپ نے حضرت علی کی رکاب میں جنگ جمل اور جنگ صفین میں شرکت کی جن میں دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ واقعہ عاشورا کے بعد ابن زیاد کی مسجد کوفہ میں اہل بیت کی شان میں گستاخانہ گفتگو پر اعتراض کیا۔ اس کے نتیجے میں عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے آپ کا سر تن سے جدا کر دیا گیا اور آپ کے جسم کو کوفہ میں سولی پر لٹکا دیا گیا۔ آپ روز عاشورا کے بعد پہلے شیعہ ہیں جنہیں شہید کیا گیا۔

خلافت علی کا زمانہ

آپ حضرت علیؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علیؑ کی جانب سے شرکت کی جنگ جمل میں آپ کی ایک بائیں آنکھ اور دوسری آنکھ جنگ صفین میں ضائع ہو گئی۔[۱] عاشورا کے بعد

شہادت امام حسینؑ کے بعد ابن زیاد منبر پر گیا اور اس نے اہل بیت کی شان میں گستاخانہ کلام کی۔ طبری اور دوسروں کے بقول ابن زیاد نے کہا:

الحمد لله الذى اظهر الحق و اهله، و نصر امير المؤمنين يزيد بن معاوية و حزبه، و قتل الكذاب ابن الكذاب، الحسين بن علي و شيعته...

حمد ہے اس پروردگار کی جس نے حق اور اس کے اہل کو ظاہر کیا، امیر المؤمنین یزید بن معاویہ اور اس کے گروہ کی مدد کی۔ اس نے کذاب بن کذاب حسین بن علی اور اس کے شیعوں کو قتل کیا۔

ابھی اس کی یہ گفتگو ختم ہونے نہ پائی تھی کہ عبد اللہ بن عفیف ازدی نے کہا:

يا بن مرجانة! ان الكذاب ابن الكذاب أنت و ابوك و الذى ولاك و أبوه، يا بن مرجانة، أتقتلون أبناء النبیین، و

تکلمون بکلام الصديقين

یا بن مرجانہ! کذاب بن کذاب تم ہو، تمہارا باپ ہے اور وہ ہے جس نے تمہیں اور اس کے باپ کو حاکم بنایا ہے۔ اے ابن مرجانہ! کیا تم انبیا کے فرزندوں کو قتل کرتے ہو اور تم سچوں کی کلام کی جگہ گفتگو کرتے ہو؟ [۲] ابن زیاد نے اس کی گرفتاری کا حکم دیا [3]۔ عبد اللہ نے یا مبرور کے نعرے کے ذریعے اپنے قبیلے کو مدد کیلئے پکارا۔ قبیلے کے لوگ اسے ابن زیاد کی مجلس سے باہر لے گئے۔ رات کو ابن زیاد کے ساتھیوں نے اس کے گھر کا محاصرہ کیا [4]۔ وہ نابینا تھا لیکن اس کی بیٹی صفیہ اس کی جنگ کرنے میں مدد کرتی رہی [5]۔ بہر حال وہ عبد اللہ کو گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس لے آئے۔ ان کے درمیان باہمی گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے اس کی گردن مار دی گئی۔ عبد اللہ کے بدن کو کوفہ میں سبختہ نام کی جگہ پر سولی دی گئی۔ [6] عبد اللہ بن عفیف پہلے شیعہ شہید ہیں جنہیں واقعہ کربلا کے بعد شہید کیا گیا۔

اولاد

عبد اللہ بن عفیف ازدی کی بیٹی صفیہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد کے ماموروں نے اس کے گھر پر حملہ کیا تو اس نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی اور اپنے باپ کو اس سے آگاہ کیا۔ اس کا باپ نابینا تھا لہذا وہ اپنے باپ کو سمت اور جہت کی طرف راہنمائی کرتی رہی تا کہ وہ اپنا دفاع کر سکے۔ [۷] حوالہ جات

۱- بلاذری، انساب الاشراف، ج ۳، ص ۲۱۰؛ ابن اثیر، الکامل، ج ۴، ص ۸۳؛ طبری، تاریخ، ج ۵، ص ۴۵۸

۲- ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ج ۸، ص ۱۹۱؛ طبری، ج ۵، ص ۲۵۹

۳- ابن کثیر، البدایہ و النہایہ، ج ۸، ص ۱۹۱؛ طبری، ج ۵، ص ۲۵۹

۴- ابن اثیر، الکامل، ج ۴، ص ۸۳؛ طبری، ج ۵، ص ۴۵۹

۵- محلاتی، ریاحین الشریعہ، ج ۶، ص ۳۶۵؛ بلاذری، انساب الاشراف، ج ۳، ص ۲۱۰

۶- طبری، ج ۵، ص ۴۵۹

۷- محلاتی، ریاحین الشریعہ، ج ۶، ص ۳۶۵؛ بلاذری، انساب الاشراف، ج ۳، ص ۲۱۰